درس حدیث

صحابہ کرامؓ معیار حق ہیں

مولانا محمد منشاء کاشف فیصل آباد

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین و سبعین ملة و تفترق امتی علی ثلث و سبعین ملة کلھم فی النار الا ملة واحدة قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ و اصحابی۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ:۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے سارے جہنم میں جائیں گے مگر ایک۔ صحابہ نے پوچھا وہ کون سا؟ فرمایا جس طریق پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

چونکہ نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ انبیاء علیہ السلام کے بعد خیر الخلائق ہیں جیسے کہ آپؐ نے فرمایا کہ تمام انبیاء کے صحابہ میں سے میرے صحابہ منتخب کر لئے گئے اس لئے ان کی استعدادیں کامل اور صلاحیتیں تام تھیں انہوں نے معلم عربیؐ کی تعلیمات کا اس قدر اثر قبول کیا کہ ان کی کوئی ذاتی خصوصیت باقی نہ رہی اور وہ سنت نبویہ کے پیکر مجسم بن گئے۔ اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے سنت نبوت اور سنت صحابہ کو ایک ہی قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ تہتر فرقوں میں وہ فرقہ ناجی ہے جو میرے اور میرے صحابہؓ کے طریقہ پر ہے گویا اپنے عقیدہ اور عمل کو ان کے عقیدہ اور عمل کے ساتھ ملا کر یہ واضح کر دیا کہ جس طرح میری ذات معیار حق ہے ایسے ہی میرے صحابہ بھی معیار حق ہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اولئک اصحاب محمد ﷺ کانوا افضل ھذہ الامة ابرھا قلوبا و اعمقھا علما و اقلھا تکلفا اختارھم اللہ بصحبة نبیہ و لا قامة دینہ فاعرفوا اللھم فضلھم و اتبعوھم علی اثرھم و تمسکوا بما استطعم من

اخلاقھم و سیرھم فانھم کانوا اعلی الھدی المستقیم۔ (مشکوۃ)

ترجمہ :۔ آفتاب رسالت ﷺ کے صحابہ امت میں سے افضل تھے نیک دل علم میں گہرے اور تکلف سے گریزاں اللہ نے انہیں نبیؐ کی صحبت اور دین کی سربلندی کے لئے منتخب کر لیا تھا ان کے مراتب پہچانو ' ان کے آثار کی اتباع کرو' ان کے اخلاق حتی المقدور اپناؤ بلا شبہ وہ راہ راست پر تھے۔

ما انا علیہ و اصحابی پر بحث

روایت بالا میں غور کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بظاہر صاحب نبوت کا جواب صحابہؓ کے استفسار کے مطابق نہیں ہے۔ صحابہؓ کا سوال فرقہ ناجیہ کے افراد کی تعین کی بجائے اس طریق کی نشان دہی فرمائی جس کا ہر دہرو فرقہ ناجیہ کے افراد میں شامل ہوتا ہے۔ صحابہؓ کے سوال کے مطابق سیدھا سادہ جواب " انا و اصحابی" تھا اور بلا شبہ جس وقت یہ سوال کیا جا رہا تھا یہی فرقہ ناجیہ کا مصداق تھا اور اگر آپؐ نے کوئی آئین کلی بتلانا ہوتا تو وہ کتاب و سنت ہے۔ مگر آپ نے ان دونوں جوابات سے صرف نظر فرماتے ہوئے "ما انا علیہ و اصحابی" سے مراد بھی کتاب و سنت ہی ہے اس لئے کہ صحابہ کا طریق کتاب و سنت سے کوئی جدا طریق نہ تھا مگر آپؐ نے اس دور کے فرقہ ناجیہ کی تعیین کے ساتھ ساتھ دور رفتن میں بھی فرقہ ناجیہ کو متعین فرما دیا جب کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو کتاب و سنت کا سب سے بڑا حامل اور قرآن و حدیث کا سب سے بڑا عامل سمجھ کر اپنے متعین کردہ صراط مستقیم کی طرف دعوت دے گا۔ ظاہر ہے کہ اس دور کے لئے اگر کتاب و سنت کو معیار تعین قرار دیا جاتا تو فرقہ ناجیہ کا امتیاز مشکل ہو جاتا۔ اس لئے ضرورت تھی کہ کوئی ایسا معیار پیش کیا جو کتاب و سنت کی عملی تصویر بھی ہو اور دور رفتن میں وجہ امتیاز بھی تاکہ ہر راہ حق کے متلاشی کو صراط مستقیم زبان سے سمجھایا جائے اور آنکھوں سے دکھایا جا سکے اور وہ معیار ہے " ما انا علیہ و اصحابی" چونکہ صحابہؓ نے کتاب و سنت کو صاحب کتاب و

سنت سے بلاواسطہ لیا اس لئے کتاب و سنت کے سب سے بڑے حامل تھے اور صاحب کتاب و سنت کے اسوہ کو دیکھ کر ہو بہو کی نقل کی اس لئے کتاب و سنت کی عملی تصویر تھے۔

رہی یہ بات کہ جب صحابہ کا طریق صاحب نبوت کے طریق اور کتاب و سنت کی تعلیمات سے مختلف نہ تھا تو رسالت مآب ﷺ نے صحابہؓ کی سنت کو جداگانہ حیثیت کیوں دی؟

اس کی وجہ اس کامل اعتماد کا اظہار کرنا ہے جو حق تعالیٰ اور رسول مقبول ﷺ کو صحابہ کرامؓ کی فہم و بصیرت پر حاصل تھا اور اسی وثوق کا اظہار حضور ختمی مرتبت ﷺ نے مختلف مواقع پر مختلف انداز سے فرمایا مثلاً اہل بدر کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ان الله قد اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم و قد غفرت لکم۔ (رواه البخاری)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ اہل بدر سے مطلع ہے سو فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔

ایک مرتبہ جانوروں سے گفتگو کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

امنت انا و ابو بکر و عمر

ترجمہ:۔ اس مجھے بھی یقین ہے اور ابو بکرؓ و عمرؓ کو بھی۔ حالانکہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ میں سے ایک بھی وہاں موجود نہیں تھا۔

حضرت عثمانؓ کے جیش العسرۃ کی تیاری کے لئے ایک ہزار دینار اور تین سو اونٹ دینے پر فرمایا: ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم۔ آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی عمل نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

اور اس قسم کے بے شمار ارشادات صحابہ کرامؓ کے ایمان کی شہادت اور ان پر کمال وثوق کا اظہار تھا۔ صاحب نبوت کی دور رس نگاہیں دیکھ رہی تھیں

کہ ایک دور آئے گا جب کہ کچھ گم کردہ راہ ہدایت دانستہ یا نا دانستہ صحابیت کے وقار کو ختم کرنے کی نامسعود سعی کریں گے اور کچھ برخود غلط قسم کے منکرین صحابہ کی فہم و بصیرت کو ناقابل اعتماد سمجھتے ہوئے براہ راست کتاب و سنت سے تمسک کا دعوی لے کر اٹھیں گے اور کتاب و سنت کی من مانی تاویلات کر کے خلق خدا کو گمراہ کریں گے۔ اس لئے آپ نے فرقہ ناجیہ کا امتیازی نشان اسے قرار دیا کہ وہ صحابیت کا وقار و احترام ملحوظ رکھے گا اور قرآن و سنت کو نبوی درسگاہ کے تربیت یافتہ نفوس قدسیہ کی تعلیمات و معمولات کی روشنی میں سمجھے گا اور اپنی فہم و بصیرت کی بہ نسبت اس جماعت کی فہم و بصیرت پر زیادہ اعتماد کرے گا جس پر خدا کے رسولؐ نے اپنی حیات میں دینی امور اور دنیوی معاملات میں اعتماد کیا۔ جس طرح حق تعالی اپنے اور اپنے رسول کے درمیان تفریق کی اجازت نہیں دیتا بلکہ رسولؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت اور رسولؐ کی معصیت کو اپنی معصیت قرار دیتا ہے ایسے ہی رسولؐ اپنے اور اپنے صحابہؓ کے درمیان تفریق و نشست کو روا نہیں رکھتا بلکہ صحابہؓ کی اتباع درحقیقت نبیؐ کی اطاعت ہے اس لئے کہ جس طرح نبی اپنی جانب سے کچھ گھڑ کر نہیں پیش کرتا بلکہ اس کا ہر قول و فعل وحی خداوندی کے ماتحت ہوتا ہے ایسے ہی صحابہؓ بھی کوئی خانہ زاد عقیدہ و عمل پیش نہیں کرتے بلکہ براہ راست آفتاب رسالتؐ سے مستیز اور ماہتاب نبوت سے مستفیض ہو کر کفر و ضلالت کی تاریکیوں میں ہدایت کا چراغ روشن کرتے ہیں۔

نیز جن واسطوں سے ہم تک دین پہنچا ان میں سے ایک واسطہ اللہ اور نبی کے درمیان ہے اور ایک نبیؐ اور امت عامہ کے درمیان۔ اللہ اور نبی کے درمیان واسطہ جبریل علیہ السلام ہے اور نبیؐ اور امت عامہ کے درمیان واسطہ صحابہؓ ہیں جس طرح اللہ اور نبیؐ کے درمیانی واسطہ پر جرحا و تعدیلا بحث نہیں کی جا سکتی ایسے ہی نبیؐ اور امت عامہ کے درمیانی واسطہ پر بھی جرح کے نشتر نہیں

چلائے جا سکتے ورنہ ایک عالمگیر دین جس جماعت سے نکلتا ہے وہی جماعت اگر ناقابل اعتبار قرار دے دی جائے تو دین کا عہد نبویؐ میں انحصار ہو کر رہ جائے گا پھر یہ کہنا کہ اسلام دائمی اور عالمگیر مذہب ہے غلط ہو گا۔

غرضیکہ صحابہ کرامؓ کو معیار حق و ایمان مانا جائے تو نبیؐ کی نبوت بھی محفوظ رہتی ہے اور اسلام کی حقانیت اور دائمی و عالمگیر مذہب ہونے کا دعوی بھی صحیح مانا جا سکتا ہے ورنہ یہی نہیں کہ صحابہؓ پر سے اعتماد اٹھ جائے گا بلکہ کئی آیات قرآنیہ کو غلط ٹھہرانا پڑے گا نہ قرآن مجید سے کوئی تعلق باقی رہے گا نہ آنحضرت ﷺ کی رسالت کے عقیدہ پر یقین کامل رہے گا نہ ہمارے پاس اپنے مسلمان ہونے کی کوئی دلیل ہو گی اور نہ ہم یہ کہہ سکیں گے کہ قرآن مجید اور عقائد اسلامیہ بے کم و کاست ہم تک پہنچے ہیں اسی اہمیت کے پیش نظر آنحضرت ﷺ نے صحابہ کی سنت کو مستقل حیثیت دیتے ہوئے فرمایا " ما انا علیہ و اصحابی " ۔ وہ جماعت جو اس پر ہو جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں۔ ظاہر ہے کہ حضورؐ اور صحابہ کرامؓ نہ تو حنفی تھے اور نہ شافعی تھے نہ مالکی تھے نہ حنبلی تھے وہ صرف وحی خدا کے تابع تھے اور آج بھی صرف وحی الٰہی یعنی فقط قرآن و حدیث کے تابع اہلحدیث ہی ہیں نہ وہ حنبلی ہیں نہ مالکی ہیں نہ شافعی ہیں نہ حنفی جس طرح صحابہ اور حضور ان مذاہب سے دور تھے۔ اسی طرح یہ بھی ان کے پابند نہیں۔ یہی روایت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے ان الفاظ میں نقل کی ہے:

من کان علی مثل ما انا علیہ و اصحابی

ترجمہ :۔ نجات کی مستحق وہ جماعت ہے جو اس پر ہو جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔

بعض روایات میں الیوم کا لفظ بھی ہے یعنی آج جس پر ہم سب ہیں اور روایت میں حضرت معاویہؓ سے ہے:

ثنتان و سبعون فی النار و واحدۃ فی الجنۃ و ھی الجماعۃ و انہ

سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم تلک الاھواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق و لا مفصل الا دخلہ۔

ترجمہ :۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ بہتر گروہ دوزخ میں جائیں گے اور ایک وہ جنت میں اور جنتی وہ جماعت ہے اور البتہ نکلیں گی میری امت میں کئی قومیں جن میں خواہشات اس طرح رائج ہو جائیں گی جس طرح ہڑک ہڑک والے جاری ہو جاتی ہے کہ کوئی رگ جوڑا اس سے باقی نہیں بچتا۔

گمراہی سے بچنے کے لئے قرآن و سنت پر عمل کریں

عن ابن عباس قال من تعلم کتب اللہ ثم اتبع ما فیہ ھدٰہ اللہ من الضلالۃ فی الدنیا و وقہ یوم القیمۃ سوء الحساب ' و فی روایۃ قال من اقتدی بکتب اللہ لا یضل فی الدنیا و لا یشقی فی الآخرۃ ثم تلا ھذہ الآیۃ فمن اتبع ہدی فلا یضل و لا یشقی رواہ رزین۔

ترجمہ :۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جس شخص نے کتاب اللہ کا علم حاصل کیا اور پھر جو کچھ کتاب اللہ کے اندر ہے اس کی پیروی کی اللہ اس کو دنیا میں گمراہی سے بچا کر راہ ہدایت پر رکھے گا اور قیامت کے دن اس کو برے حساب سے بچائے گا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص نے کتاب اللہ کی پیروی کی وہ دنیا میں گمراہ نہ ہو گا اور آخرت میں بدنصیب نہ ہو گا اس کے بعد ابن عباس نے سورہ طٰہٰ کی آیت نمبر ۱۲۳ پڑھی : فمن اتبع ھدی فلا یضل ولا یشقی۔ یعنی جس نے میری ہدایت کی پیروی کی وہ نہ تو گمراہ ہو گا اور نہ بدنصیب۔ (بحوالہ مشکوۃ)

ایک اور حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے وضاحت فرمائی :

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ۔

ترجمہ :۔ حضرت مالک بن انس بہ طریق مرسل بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول

اللہ ﷺ نے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے اور وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہیں۔ (موطا بحوالہ مشکوۃ)

اور یہی عقیدہ صحابہ کرام کا تھا اور آج اس عقیدہ پر جماعت اہلحدیث ہی ہے جو کسی امام کی تقلید نہیں کرتے اور صحابہ کرامؓ بھی کسی کی تقلید کرنے سے منع فرماتے تھے جیسا کہ اوسط طبرانی میں ہے :

عن معاذ بن جبل عن رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقلد و العالم دینکم۔

ترجمہ :۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دینی امور میں کسی عالم کی تقلید مت کرو۔ جیسا کہ قرآن بھی فرماتا ہے۔ لا تتبعوا من دونه اولیاء۔ یعنی قرآن و حدیث کے علاوہ کسی اور محبوب کی تابعداری میں نہ لگو ۔

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈھ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

دوسری حدیث بھی سن لیجئے :

عن ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم سیکون فی امتی رجال یدعون الناس الی اقوال امامهم و رهبانهم و یحسدون الناس علی التامین خلف الامام اولئک یهود هذه الامة اولئک یهود هذه الامة۔ (رواه ابن قطان و صححه ابن السکن جمع الجوامع للسیوطی)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک فرقہ ایسے لوگوں کا ہو گا جو لوگوں کو اپنے اماموں اور اپنے بزرگوں کے اقوال کی طرف بلائیں گے مسلمانوں کے اپنے امام کے پیچھے آمین کہنے سے وہ چڑیں گے یاد رکھو اس وقت کا یہ یہودی فرقہ ہے یہ لوگ اس

امت کے یہودی ہیں اس امت میں یہ یہودی فرقہ ہے۔

ایک موقوف حدیث بھی سن لیں :

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال اتبعوا و لا تبتدعوا و لا یقلدن احدکم دینه رجلا۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر و رجاله رجال الصحیح)

ترجمہ :۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگو! (قرآن و حدیث کی) تابعداری کرتے رہو بدعتوں کو چھوڑ دو اور ہرگز ہرگز دینی مسائل میں کسی بڑے سے بڑے شخص کی تقلید نہ کرنا۔

ہمیں تو اس سوال پر بھی تعجب معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص جو پیغمبری کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم مانتا ہو وہ اس بات کی دلیل طلب کرے کہ کسی امتی کی تمام باتوں کے مانتے چلے جانے کے خلاف کیا دلیل ہے؟ ہم جواباً صرف اتنا کہدینا ہی کافی جانتے ہیں کہ اسلام کا حکم ہی اس کی دلیل ہے جب اس کے مطابق عمل کرو گے تو تقلید کے دامن کا تار تار الگ ہو جائے گا ہاں اگر عمل ہی نہ کرو تو اور امر ہے ؎

بنتے ہو وفادار وفا کرکے دکھاؤ
کہنے کی وفا اور ہے کرنے کی اور

مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا جو لوگ قرآن و حدیث یعنی کتاب و سنت کو چھوڑ کر اماموں کی طرف دعوت دیں گے وہ یہودی ہیں اور حدیث نے واضح کر دیا کہ جو لوگ امام کے پیچھے آمین کہنے سے لڑتے ہیں یا برا سمجھتے ہیں وہ بھی یہودی ہیں۔ اب اہل جماعت اہل حدیث کی صداقت قرآن و حدیث سے ثابت ہو چکی ہے اور ہماری دعوت بھی یہی ہے "و انا علیہ و اصحابی"

امام ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بشیرؒ فرماتے ہیں :

رایت النبی صلی الله علیه وسلم فی المنام فقلت من الفرقة الناجیه

من ثلاث و سبعین فرقة' قال انتم یا اهل الحدیث۔
ترجمہ :۔ میں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کی اور دریافت کیا کہ حضور تہتر فرقوں میں سے نجات پانے والا فرقہ کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا اے اہلحدیثو ! وہ تم ہو۔ (جلد اول ص ۲۵' شرف اصحاب الحدیث)
اس حدیث کی شرح میں جس میں حضور ﷺ نے ایک جماعت کو مبارکباد دی ہے۔ حضرت امام عبد اللہ فرماتے ہیں :
هم اصحاب الحدیث۔ اس سے مراد اہل حدیث ہیں۔ (ص ۲۳' شرف اصحاب الحدیث)
حضرت امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں :
ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فلا ادری من هم۔ (ایضا ص ۲۲)
ترجمہ :۔ فرقہ ناجیہ اہل حدیث کے سوا اور ہو ہی نہیں سکتا۔ امام یزید بن ہارون بھی یہی فرماتے ہیں ص ۲۶۔ حضرت امام ابن المبارک فرماتے ہیں :
هم عندی اصحاب الحدیث۔ میرے نزدیک بھی یہ جماعت اہلحدیث کی ہے۔ حضرت امام احمد بن سنان کا بھی یہی قول ہے ص ۲۷۔ حضرت امام بخاری بھی فرماتے ہیں کہ جس جماعت کی نسبت ہمیشہ حق پر رہنے کی حضور نے پیش گوئی کی ہے اس سے مراد اہلحدیث کی جماعت ہے۔ تعجب ہے کہ دنیا اس جماعت کی دشمن کیوں ہے؟ اور دشمنی کیوں کر رہی ہے۔ جو اپنا مذہب مسلک مشرب طریقت صرف اللہ کے کلام اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو بتائے

خاطر چو خرم است بہ صہباچہ حاجت است
دل چوں کشادہ ست بہ صحراچہ حاجت است

لیکن بزرگان دین کے تجربے سچے ہوتے ہیں۔ پیران پیر اپنی کتاب غنیة الطالبین صفحہ ۱۹۸ پر لکھ گئے ہیں کہ :

علامة اہل البدعة الوقیعة فی اہل الاثر

اس کا ترجمہ فارسی میں شیخ علامہ عبد الحکیم اس طرح کرتے ہیں : "نشان اہل بدعت غیبت کردن است در اہل حدیث" یعنی بدعتی کی پہچان یہی ہے کہ وہ اہلحدیث سے دشمنی کرے گا۔ مولانا عبد العزیزؒ نے بھی اپنی کتاب بستان المحدثین میں اہلحدیث پر طعنہ کرنے والوں کو جاہل اور بے سمجھ لکھا ہے"۔

امام خطیب بغدادی محدث رحمہ اللہ علیہ اپنی کتاب تاریخ خطیب کی تیسری جلد میں حدیث لائے ہیں :

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمة جآء اصحاب الحدیث ما بین یدی اللہ و معھم و الجابر فیقول اللہ و انتم اصحاب الحدیث کنتم تصلون علی النبی صلی اللہ علیہ و سلم ادخلوا الجنة۔

یہ حدیث صور عن الھیہ اور جواہر الاصول میں بھی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب قیامت کا دن آئے گا اہل حدیث جناب باری میں پیش ہوں گے اور ان کے بکثرت درود لکھنے پڑھنے کی وجہ سے ان سے جناب باری عزو جل فرمائے گا کہ تم جنت میں ہو جاؤ۔

ایک حدیث اور بھی ہے امام خطیبؒ اپنی پوری سند نقل کرکے لکھتے ہیں :

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الا ادلکم علی الخلفآء منی و من اصحابی و من الانبیاء قبلی ھم حملة القرآن و الاحادیث عنی و عنھم فی اللہ و للہ عزوجل ۔ (ملاحظہ کتاب شرف اصحاب الحدیث عربی مع ترجمہ ص ۳۲)

ترجمہ :۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ آؤ میں تمہیں اپنے اور اپنے اصحابؓ کے اور مجھ سے پہلے نبیوں کے خلیفے بتلاؤں یہ وہ ہیں جو قرآن کو اور میری حدیثوں کو اور میرے اصحاب اور انبیاء کی حدیثوں کو صرف اللہ کی

راہ میں اللہ کے لئے اٹھانے والے ہیں یہاں لفظ "حملہ" ہیں اسی لفظ کا ہم معنی لفظ اہل ہے اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ قرآن بھی حدیث ہے جیسا کہ ہے " فان خیر الحدیث کتاب اللہ" اور قرآن میں ہے "اللہ نزل احسن الحدیث" یعنی اللہ کی کتاب بھی حدیث ہے دونوں کو حدیث ماننے والے اہلحدیث ہیں اور جماعت اہلحدیث ہی "و انا علیہ و اصحابی" کی تصویر ہے اور مشکوۃ میں باب ثواب ھذہ الامۃ کی تیسری فصل میں ہے :

عن معاویة بن قرة عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ فسد اہل الشام فلا خیر فیکم ولا یزال طائفة من امتی منصورین لا یضرھم من خذلھم حتی تقوم الساعة قال ابن المدینی ھم اصحاب الحدیث۔ (رواہ الترمذی) و قال ھذا حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ :۔ حضرت معاویہ بن قرۃؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب شام والے تباہ و برباد ہو جائیں اور پھر تم میں بھلائی نہ ہو گی اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت (دشمنان اسلام پر) غالب رہے گی اس جماعت کو وہ لوگ ضرر نہ پہنچا سکیں گے جو اس کی تائید و اعانت ترک کر دیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ ابن مدنی کا بیان ہے کہ اس جماعت سے مراد اصحاب حدیث ہیں یعنی اہل حدیث۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا ہے جماعت اہل حدیث ہی "و انا علیہ و اصحابی" کے مصداق ہیں۔ اہل حدیث جماعت کا طریقہ کتاب و سنت ہے اور کتاب و سنت پر عمل کرنے والی نہ تو گمراہ ہے اور نہ وہ جہنمی ہے بلکہ ناجیہ جماعت ہے جو لوگ اپنے آپ کو اہل سنت کہلاتے ہیں ان کا طریقہ کتاب و سنت کے خلاف ہے ان کی آذان' ان کی نماز بھی کتاب و سنت کے خلاف ہیں اگر صحیح اہل سنت ہیں تو وہ صرف اہل حدیث جماعت ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں اگر ان کا عمل قرآن و حدیث کے خلاف ہے تو وہ صحیح اہل

حدیث نہیں ہے۔ اہل حدیث تو قرآن و حدیث کے مقابلے میں کسی بات کو تسلیم نہیں کرتے وہ اپنی جان و مال اللہ اور رسولؐ کی خاطر وقف کر دیتے ہیں۔ اہل حدیث امراء کی ہر بات نہیں مانتے جو بات صدر' وزیر اعظم حکم دیں وہ حکم شریعت کے خلاف ہو اہل حدیث اپنی جوتی کی نوک سے ٹھکرا دیتا ہے اہل حدیث حق بات کو پیٹ کی خاطر نہیں چھپاتا بلکہ اللہ کے عذاب سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو دعوت الی اللہ کی طرف بلاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں، حق بات سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جو اہل علم دنیا دار بن گئے تاکہ اس کے ذریعے سے دنیا و دولت کو حاصل کر لیں۔ پس وہ دنیا داروں کی نگاہ میں ذلیل ہوا۔ صحابہؓ نے حضورؐ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ جس شخص نے اپنے مقاصد میں سے صرف ایک مقصد یعنی آخرت کے مقصد کو اختیار کر لیا تو اللہ اس کی دنیاوی مقصد کو خود پورا کر دیتا ہے۔ عالم کا پھسلنا اسلام کی تباہی ہے۔ گمراہ سرداروں کا حکم جاری کرنا ہی اسلام کی تباہی ہے اور غلط امراء کے ساتھ تعاون کرنے والا دنیا دار ہے اس کے لالچ نے علم کی دولت کو ضائع کر دیا۔ عالموں کو چاہئے اللہ کے عذاب سے ڈریں۔ حق بات کہنے سے کسی سے نہ ڈرے خواہ اس کو قتل کر دیا جائے۔

بقیہ : تبصرہ السراج

مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اور عزیز محترم ایڈیٹر کی توجہ مبذول کرواتا ہوں کہ

حافظ محمد عبد اللہ بڈھیمالوی' حافظ محمد گوندلوی اور مناظر الاسلام مولانا محمد صدیق جیسے اکابر شخصیات کے نمبر شائع کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ جامعہ سلفیہ کے مرحوم اساتذہ کا تذکرہ ہی "السراج" روشن ترین زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پرچہ کی زندگی جاودانی رکھے۔ آمین